سوال

ض ہے (668)؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نا عقیقہ ساتویں دن دینا سُنت ہے اور جس مسلمان کو طاقت نہیں، کیا جب اس کو طاقت ہو اُس وقت دے سکتا ہے اور وہ عقیقہ ہو جائے گا۔

ر.. نمبر نمبر ۳۲۔ عقیقہ فرض ہے کہ سنت ہے مولانا تفصیل سے جواب دیں۔ (قاری محمد یعقوب گجر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ((كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ)) 2 کے بعد عقیقہ کرنے کا ہے۔ تو عقیقہ ساتویں دن کرنا فرض ہے، ساتویں دن طاقت نہ ہونے کی صورت میں بعد ازاں بوقتِ طاقت عقیقہ کر لے تو عقیقہ ہی ہو گا۔

،۔ گائے اور اونٹ کا عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں جو روایت اس سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے وہ کمزور ہے۔ رہا عقیقہ کو قربانی پر قیاس کرنا تو یہ قیاس نص کے مقابلہ میں ہے اور معلوم ہے کہ نص کے ہوتے ہوئے نص کے مقابلہ میں قیاس درست نہیں ہوتا نص مند ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ،

۔ عقیقہ فرض ہے ایک دلیل تو پہلے گزر ((كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ)) دوسری دلیل صحیح بخاری

باب 2 ۲۰۔

3

ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى)) 1 [''ہر بچے کے ساتھ عقیقہ ہے تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرو۔''] اور تیسری دلیل نمبر ۲ میں بیان شدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول: ((عن الغلام شاتان)) ان دلائل کو

1

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 659

محدث فتویٰ